حقیقتِ قصصِ بائبل

تالیف

محمد اسلم رانا۔ مرکزِ تحقیقِ مسیحیت
ملک پارک شاہدرہ لاہور

اسلامی مشن سنت نگر لاہور

تعارف

ہمارے فاضل دوست رانا محمد اسلم نے جو کہ محققِ مسیحیت ہیں۔ رسالہ حقیقتِ قصصِ بائبل' بڑی کدو کاوش اور عرق ریزی کے بعد تحریر کیا ہے۔ یہ تمام تر مسیحیوں کی اپنی کتب کے اصلی اقتباسات پر مبنی ہے۔ مصنّف نے اپنی رائے زنی سے احتراز کیا ہے۔

اگر قارئین اس کا بغور مطالعہ کریں گے تو انہیں معلوم ہو جائے گا۔ کہ بائبل مقدس کے عہدنامہ عتیق میں جو انبیاء کرام کے کردار کے متعلق قصے ہیں وہ مسیحی علماء کی اپنی تحقیق و تدقیق کے مطابق بالکل من گھڑت اور بے بنیاد ہیں۔

ہم اللہ تعالےٰ کا شکر کرتے ہیں کہ اب مسیحی حضرات ان شرمناک قصّوں پر تنقید کر کے انہیں ظنّی اور فرضی ثابت کرتے ہیں۔ ان کی اس رائے زنی سے اسلام کے موقف کی تائید ہوتی ہے۔ کہ جملہ انبیاء کرام صالح اور بے گناہ تھے۔

مسلمان اللہ تعالیٰ کے فرستادہ تمام نبیوں اور رسولوں پر ایمان لاتے ہیں۔ اگر کوئی مسلمان ان میں سے کسی ایک پر ایمان نہیں رکھتا۔ وہ مسلمان نہیں رہ سکتا۔ اسی لئے اسلام عالمگیر مذہب ہے۔ کہ اہل اسلام اللہ جل جلالہٗ کے ہر نبی کا احترام کرتے ہیں اور یہ اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ انہیں تمام الزامات۔ اتہامات اور بہتانات

سے پاک اور بری قرار دیں اور ان پر جو کیچڑ اچھالا گیا ہے۔ اسے دور کریں یہ رسالہ اسی سلسلہ کی کڑی ہے۔ اہلِ اسلام حضرت نوحؑ حضرت ابراھیمؑ، حضرت اسحاقؑ، حضرت داؤدؑ، حضرت سلیمانؑ اور حضرت یسوع مسیحؑ کو اللہ پاک کے برگزیدہ، نیک، صالح اور ہر قسم کی بدی سے پاک سمجھتے ہیں۔ غور کیجئے یہ اسلام کس قدر وسعتِ قلبی کا حامل اور امن و امان کا زبردست حامی ہے کیا کوئی اور مذہب یا اس کے پیرو اسلام ایسی وسیع مشربی کا ثبوت دے سکتے ہیں؟

دوسرے باب میں مصنّف نے بائبل کے متعلق عیسائی دانشوروں کی جدید تحقیقات کا نچوڑ ہدیۂ قارئین کیا ہے۔ امید ہے کہ وہ خود بھی بائبل کی حقیقت کے متعلق ان عیسائی دانشوروں سے متفق ہوں گے ؛

اختر احسن

بائبل میں انبیاء کے گناہوں کی حقیقت

فہرست مضامین

بائبل میں انبیاء کے گناہوں کی حقیقت

۱- مسیحی نظریہ نبوّت

پندرہ روزہ کاتھولک نقیب ۸۔ کچہری روڈ لاہور ایک مسیحی جریدہ ہے۔ اس میں مسیحی نظریۂ نبوّت پر اعلیٰ اور قیمتی مضامین شائع ہوتے رہے ہیں۔ مناسب عنوانات کے ساتھ اس جریدہ سے چیدہ چیدہ اقتباسات ہدیہ قارئین ہیں۔

۱- نبی کی تعریف "نبی کا کام اسرائیلی قوم کو خدا اور اس کی مرضی اور اس کی تعالیم (تعلیمات۔ اسلم) کے بارے میں تعلیم دینا ہوتا تھا۔ وہ قوم کو لاحق ہونے والے خطروں سے بھی آگاہ کرتا تھا۔ مصیبت اور دکھ کے وقت تسلی دیتا تھا۔ اور مستقبل کی جس بات بتانے ضرورت ہوتی تھی۔ وہ بتاتا تھا۔"

۲- بلند اخلاقی سچے نبیوں کا کام یہ تھا کہ وہ خداوند کے بارے میں غور کرتے اور اس کا دھیان کرتے۔ اس کی نافرمانی یا گناہ کے ساتھ جنگ کرتے، راستبازی کی تبلیغ کرنے اور نبی سب سے پہلے اپنی ذات میں اخلاقی ارتقاع پایا جانا ضروری سمجھتے۔ نبی کو مکمل طور پر خداوند ہی کا ہونا تھا۔ سارا نبی خداوند کا ہونا تھا۔ اسے خداوند کی بلا شرط اطاعت اور فرماں برداری

کرنا ہوتی تھی"۔ (کاتھولک نقیب کرسمس نمبر ۴۳ء صفحہ ۱۱۔ کالم ۱)

۳۔ معیار حق و باطل "اگر سکھانے والا خود برباد کرنے کے لئے کوئی اور تعلیم سکھائے۔ تو تم اس کی مت سنو۔ لیکن اگر وہ خداوند کی راستبازی اور علم کو ترقی دینے کے لئے سکھائے تو تم اسے قبول کرو، جیسا خداوند کو"۔ (نقیب یکم فروری ۴۸ء صفحہ ۴ کالم ۱)

"ہر ایک نبی جو سچائی کی تعلیم دیتا ہے۔ اگر اس پر جس کی وہ تعلیم دیتا ہو وہ عمل نہیں کرتا تو وہ جھوٹا نبی ہے"۔ (ایضاً کالم ۲)

۴۔ الٰہی تعلیم "تو نبی اور جھوٹے نبی کو پرکھ سکتا ہے۔ اس کی زندگی سے تو اس شخص کو آزما لینا جو الٰہی روح رکھتا ہے۔ پہلے تو وہ شخص جو الٰہی روح رکھتا ہے۔ جو اوپر سے ہے حلیم اور سنجیدہ اور فروتن ہے۔ اور تمام برائیوں سے اور اس دنیا کی باطل خواہشوں سے پرہیز کرتا ہے۔ اور اپنے آپ کو تمام لوگوں سے نیچ سمجھتا ہے۔ اور جب اسے پوچھا جائے تو وہ کسی کو کچھ جواب نہیں دیتا۔ اور نہ وہ خلوت ہی میں بولتا ہے۔ اور نہ روح القدس ہی بولتا ہے۔ جب کوئی چاہے کہ اس سے بولے بلکہ وہ اس وقت بولتا ہے۔ جب کہ خدا چاہتا ہے۔ کہ وہ بولے"۔

(ایضاً صفحہ ۵ کالم ۲)

۵۔ صبر و ضبط "اگر کوئی کہے کہ میں خدا کے پیغام اور اس کی روح سے معمور ہوں۔ اور وہ فی الواقع ایسا ہی ہو۔ تو وہ اپنے آپ کو ضبط کر سکتا ہے۔ کیونکہ سچے نبی کا ایک نشان یہ

ہے کہ وہ اپنی روح پر اختیار رکھتا ہے۔ وہ کبھی بے لگام نہیں ہوتا؟

(نقیب ۱۵ جنوری ۱۹۸۴ء صفحہ ۱ کالم ۱)

۶۔ تقسیمِ رحمت | انبیاء سب جہانوں کے لئے رحمت ہوتے ہیں۔ اگرچہ ذاتی اور شخصی طور پر وہ ایک خاص جگہ اور خاص وقت کے لئے ہوتے ہیں۔ لیکن ان کا پیغام جہان کے لئے ہدایت، نور اور رحمت ہوتا ہے۔

(نقیب یکم دسمبر ۱۹۸۳ء صفحہ ۹ کالم ۳)

۷۔ جرائت وحوصلہ | "کسی نبی کو اپنے دشمنوں کی مخالفانہ باتوں سے نہیں ڈرنا ہوتا تھا۔ اسے اپنے ہم عصروں کے کاموں سے نہیں ڈرنا ہوتا تھا۔

(نقیب کرسمس نمبر ۱۹۸۳ء ص ۱۲۔ کالم ۱)

۸۔ قابلِ فخر اعلیٰ تعلیم | مجھے خیال آیا کہ بائبل میں خدا کی اپنی برگزیدہ چنی ہوئی اور یہود کے بعض انبیاء کرام اور بزرگوں سے متعلق ایسی باتیں لکھی ہوئی ہیں جن سے مذکورہ نظریات کے نازک آبگینوں کو ٹھیس پہنچتی ہے بھلا ان واقعات کی تہ تک تو پہنچا جائے۔ چنانچہ میں نے بائبل کے متعلقہ حصوں کے بارے میں چھان بین کی ٹھانی۔ اور مستند و معروف اور عالمی شہرت کی حامل بلند پایہ مسیحی اور یہودی کتب کا مطالعہ کیا۔ ماحصل تحریر خدمت ہے۔

۹۔ چند بنیادی تصورات | مسیحی کتب مقدسہ کا مجموعہ، جسے عام طور پر بائبل کہا جاتا

ہے۔ دو بڑے حصوں پر مشتمل ہے۔ پہلا حصہ عہدِ عتیق یا پرانا عہد نامہ کہلاتا ہے۔ یہودی صرف اسے ہی مقدس مانتے ہیں مسیحی اس کے ساتھ دوسرے حصہ یعنی عہد نامہ جدید یا نئے عہد نامہ کو ماننا بھی ضروری قرار دیتے ہیں۔ یہودیوں کے انبیاء اور آبا و اجداد سے متعلق مذکورہ قسم کی باتیں صرف پہلے حصہ میں مندرج ہیں۔ واضح ہو کہ بائبل کی اکثر و بیشتر کتابوں کے مصنفین مقام اور سنِ تحریر کا کچھ علم نہیں ہے۔ انہیں صرف اس لئے مقدس اور الہامی مانا جاتا ہے۔ کہ یہودی یا مسیحی علماء کی کونسلوں کمیٹیوں اور مجلسوں نے انہیں مقدس اور مستند قرار دیا تھا۔ (اسلامی مشن اس موضوع پر کافی لٹریچر شائع کر چکا ہے)

خیال ہے کہ بالخصوص یہودی بائبل کی کتابیں مختلف قسم کی دستاویزات اور منتشر اجزاء سے مرتب کی گئی تھیں۔ سہولت کی غرض سے ان کے نام فرض کر لئے گئے ہیں۔ فی الحقیقت وہ نسخے علماء اور محققین کے ہاتھ لگے نہیں تھے۔ (برائے تفصیلات

SEVENTY SHORT SERMONS BY BASIL OVERTON : 1977, VOL. I, P. 15)

(۲) پردہ اٹھتا ہے۔

حضرت نوحؑ اور شراب خوری

بائبل کی پہلی کتاب کا نام پیدائش ہے۔ اس کے ساتویں، آٹھویں اور نویں ابواب میں مشہور زمانہ طوفانِ نوحؑ اور اس کے خاتمہ کا ذکر

ہے ۔ پھر لکھا ہے :

"نوحؑ کے بیٹے جو کشتی سے نکلے ۔ سم، حام اور یافت تھے اور حام کنعان کا باپ تھا ۔ یہی تینوں نوح کے بیٹے تھے ۔ اور ان ہی کی نسل ساری زمین پر پھیلی "

اور نوح کاشتکاری کرنے لگا ۔ اور اس نے ایک انگور کا باغ لگایا ۔ اور اس نے اس کی مے پی اور اسے نشہ آیا ۔ اور وہ اپنے ڈیرے میں برہنہ ہو گیا ۔ اور کنعان کے باپ حام نے اپنے باپ کو برہنہ دیکھا اور اپنے دونوں بھائیوں کو باہر آ کر خبر دی ۔ تب سم اور یافت نے ایک کپڑا لیا ۔ اور اسے اپنے کندھوں پر دھرا اور پیچھے کو الٹے چل کر گئے ۔ اور اپنے باپ کی برہنگی ڈھانکی ۔ سو ان کے منہ الٹی طرف تھے اور انہوں نے اپنے باپ کی برہنگی نہ دیکھی ۔ جب نوحؑ اپنی مے کے نشہ سے ہوش میں آیا ۔ تو اس کے چھوٹے بیٹے نے اس کے ساتھ کیا تھا ۔ اسے معلوم ہوا ۔ اور اس نے کہا کہ کنعان ملعون ہو ۔ وہ اپنے بھائیوں کے غلاموں کا غلام ہو گا ۔ پھر کہا ۔ خداوند سم کا خدا مبارک ہو اور کنعان سم کا غلام ہو ۔ خدا یافت کو پھیلائے ۔ کہ وہ سم کے ڈیروں میں بسے اور کنعان اس کا غلام ہو ۔

(کتاب پیدائش باب ۹ ۔ درس ۱۸ ۔ ۲۷)

تحقیق (۱) بائبل کے مشہور و معروف مفسر پادری ڈملو بتاتے ہیں کہ درس ۱۸ ، ۱۹ طوفان والے بیان اور شراب نوشی کے قصہ میں تعلق پیدا کرنے کے لئے زائد کئے گئے تھے ۔

یہ بیان دو دستاویزات سے تیار کیا گیا ہے ۔ ایک دستاویز

PRIMITIVE کے مطابق نوح کے بیٹے دراصل سِم۔ یافت
اور کنعان تھے۔ دوسرے ریکارڈ PRIESTLY میں نوح کے بیٹے
سِم رحام اور یافت بتائے گئے ہیں۔ (A COMMENTARY
ON THE HOLY BIBLE BY THE REV. J. R
DUMMELOW M.A.: 1944. P.16. COL.1)

(۲) انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا میں لکھا ہے۔ یہ کہانی بابلی روایات سے
بہت قریبی تعلق رکھتی ہے جس میں اُت نا پشتم دیوتا نوح ایسا
کردار ادا کرتا ہے۔

کتاب پیدائش ۹ : ۱۸ تا ۲۷ کا بیان ایک مختلف چکر سے
تعلق رکھتا ہے۔ جس کا طوفان کی داستان سے کوئی تعلق نہیں ہے
مؤخر الذکر میں نوح کے بیٹے شادی شدہ ہیں۔ ان کی بیٹیاں کشتی میں سوار
ہوئی ہیں۔ لیکن اس بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ غیر شادی شدہ
ہیں۔ اور اپنے باپ کے ساتھ خیمے میں رہتے ہیں۔ نہ ہی نوح کی
شرمناک شراب نوشی طوفان کی داستان کے راست باز ہیرو کے
کردار سے مطابقت رکھتی ہے۔ ENCYCLOPAEDIA
BRITTANICA: 1969, VOL.16, P.547, COL.1)

(۳) یہودی مفسر ڈاکٹر جے ایچ ہرٹز نوح کا عذر پیش کرتے ہیں:
"چونکہ نوح نے سب سے پہلے انگور کی بیل کاشت کی وہ اس کے
پھل کے نشہ آور اثر سے بے خبر تھا۔" (THE PENTATEUCH
AND HAFTORAHS EDITED BY DR. J. H
HERTZ C.H. LATE CHIEF RABBI OF THE
BRITISH EMPIRE: 1979, P.34, COL.1)

(۴) انسائیکلوپیڈیا ببلیکا کی وضاحت بڑی سادہ اور فیصلہ کن ہے
مرقوم ہے:-
"یہ اعتراض اہم تر ہے۔ کہ داستان طوفان کا ہیرو پیدائش ۹: ۲۰-۲۷
والا نوح نہیں ہے۔ یا تو نوح دو تھے — اور یہ نظریہ غیر ممکن ہے
یا داستان طوفان والا نوح غلط ہے۔"
یہ حقیقت ہے کہ یہ حوالہ (سناد نیز ج ۲ مقالہ ہ کا پیراگراف ۹ب)
کی داستان طوفان میں کردار ادا کرنے والے نوح کی شان کے شایاں
نہیں ہے۔ تاہم معلوم یوں ہوتا ہے۔ کہ اس بیان (شراب نوشی۔ اسلم)
کے ہیرو کا اصل نام نوح نہیں تھا۔ بلکہ حنوک تھا (عبرانی لفظ)
عبرانی لفظ میں آخری عبرانی حرف مٹ گیا اور عبرانی حروف کی
ترتیب بدل گئی۔ اصلاح و ترمیم کی دوسری وجوہات، شاید
سہولت کی خاطر، شومئی قسمت سے طوفان کا ہیرو اور شراب کا
موجد (جو ایسے لوگوں سے متعلق ہے۔ جہاں طوفان نہیں آیا تھا)
متحد کر دیئے گئے۔"

(ENCYCLOPAEDIA
BIBLICA EDITED BY THE PROF.
REV. T. K. CHEYNE D. LITT. D.D. AND
T. SUTHERL AND BLACK M.A. L.L.D

مندرجہ بالا بیان سے ظاہر ہے کہ نوحؑ نے شراب نہیں پی تھی۔
اس سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ بائبل میں نوحؑ کے شراب پینے کا
قصہ باطل اور بے بنیاد ہے۔ (کالم ۲۶ ۴۳)

بائبل اور حضرت ابراہیمؑ کا جھوٹ

ابراہام نے مصر میں جاکر اپنی خوب صورت بیوی ساری کو بہن بتایا ۔ اگر وہ سچ بولتا تو قتل کر دیا جاتا تھا ۔

(تفصیلات کتاب پیدائش باب ۱۲)

اسی طرح ابراہام نے جرار کے بادشاہ ابی ملک کے سامنے بھی اپنی بیوی ساری کو بہن بتایا (پیدائش باب ۲۰)

تحقیق انسائیکلو پیڈیا برٹینکا رقم طراز ہے :۔

" کتاب پیدائش کے مطابق ابراہام نے دو دفعہ اپنی بیوی کو بہن کہا تھا ۔ (۱۲ : ۱۰، ۲۰ : ۱)

اسی طرح کی کہانی اسحاق کے بارے بھی بیان کی گئی ہے ۔

(پیدائش ۲۶ : ۶) ممکن ہے کہ ایک ہی کہانی بالا اختلاف منسوب کر دی گئی ہو ۔ بزرگوں نے اس بات کو معمول نہیں لیا تھا "

(انسائیکلو پیڈیا برٹینکا مطبوعہ 1969 جلد ۱۰ صفحہ ۹۳ کالم ۲)

(۲) یہودی انسائیکلو پیڈیا میں لکھا ہے :۔

" کیا اس بیان میں کوئی تاریخی حقیقت ہے ؟ ظاہراً اس کا زیادہ حصہ روایاتی ہے ۔ لوط ۔ حاجرہ اور قطورہ کی کہانیاں انسانی نسلوں سے متعلق فرضی داستانیں ہیں ۔ خدا کے انسان پر ظاہر ہونے اور (قوم لوط کے ۔ اسلم) شہروں کی تباہی کی کہانی روایاتی افسانے ہیں ۔ جیسا کہ بیان بیان کیا گیا ہے ۔ اسرائیلیوں نے ختنہ اس طرح نہیں

اپنایا تھا۔ اسحاق کی قربانی کی کہانی۔ شاہی (داؤدؑ اور سلیمانؑ کے۔ اسلم)
دور کی پیداوار ہے۔ ابراہام کے رشتہ دار (کتاب پیدائش ۲۲: ۲۰-۲۴)
قبائل کے فرضی اشخاص ہیں۔ اور نوحؑ سے لے کر یعقوبؑ تک اس کے
اباو اجداد اور ورثا، فرضی ہیں۔ یا روایاتی۔ کتاب پیدائش کے زبردست
متنازعہ فیہ چودہویں باب سے متعلق کیا رائے ہے؟ اسے دو حصوں
میں تقسیم کیا جانا چاہیئے۔ عیلام کے بادشاہ کا حملہ اور اس سے ابراہام
کا تعلق۔ ممکن ہے۔ پہلا حصہ تاریخی ہو۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں
ہے۔ کہ دوسرا حصہ بھی تاریخی ہے۔

کتاب پیدائش میں ابراہام کی سوانح عمری شاید روایات پر
مبنی ہے۔ یہ مقدس مقامات، خیالات اور اداروں کے گرد بروان
چڑھی ہے۔ تاہم اس میں شک نہیں ہے۔ کہ نام میں کچھ تاریخی حقیقت
ہے۔ اور یہ حقیقت قبائلی ہجرت سے متعلق ہے۔ نام اگرچہ ذاتی
ہے قبائلی نہیں۔ ہجرت کو ظاہر کرتا ہے۔ معلومات کی کمی کی وجہ سے
سارا معاملہ دھندلا ہے۔ نتائج زیادہ تر فرضی ہوں گے"!

(JEWISH ENCYCLOPEDIA VOL. I, P. 90, COL 2)

اس طرح یہودیوں کا اپنا مذکورہ بالا اعتراف ابراہیمؑ پر سے
بائبل میں مندرجہ جھوٹ بولنے کا الزام دھونے کے لئے کافی و وافی
ہے۔

(۳) — لوطؑ اور زنا

کتاب پیدائش میں مندرج ہے۔ "اور لوطؑ ضغر سے نکل کر پہاڑ

پر جا بسا اور اس کی دونوں بیٹیاں ساتھ تھیں۔ کیونکہ اسے ضغر میں بستے ڈر لگا۔ اور وہ اس کی دونوں بیٹیاں ایک غار میں رہنے لگے۔ تب پہلوٹھی نے چھوٹی سے کہا کہ ہمارا باپ بڈھا ہے اور زمین پر کوئی مرد نہیں جو دنیا کے دستور کے مطابق ہمارے پاس آئے۔ آؤ ہم اپنے باپ کو مے پلائیں۔ اور اس سے ہم آغوش ہوں۔ تاکہ اپنے باپ سے نسل باقی رکھیں۔ سو انہوں نے اسی رات اپنے باپ کو مے پلائی اور پہلوٹھی اندر گئی اور اپنے باپ سے ہم آغوش ہوئی۔ پر اس نے نہ جانا کہ وہ کب لیٹی اور کب اٹھ گئی۔ اور دوسرے روز یوں ہوا، کہ پہلوٹھی نے چھوٹی سے کہا کہ دیکھ کل رات کو میں اپنے باپ سے ہم آغوش ہوئی، آؤ آج رات بھی اس کو مے پلائیں۔ اور تو بھی جا کر اس سے ہم آغوش ہو تاکہ ہم اپنے باپ سے نسل باقی رکھیں۔ سو اس رات بھی انہوں نے اپنے باپ کو مے پلائی اور چھوٹی گئی اور اس سے ہم آغوش ہوئی۔ پر اس نے نہ جانا کہ وہ کب لیٹی اور کب اٹھ گئی۔ سو لوط کی دونوں بیٹیاں اپنے باپ سے حاملہ ہوئیں اور بڑی کے ایک بیٹا ہوا۔ اور اس نے اس کا نام موآب رکھا، وہی موآبیوں کا باپ ہے، جو اب تک موجود ہیں۔ اور چھوٹی کے بھی ایک بیٹا ہوا اور اس نے اس کا نام بن عمی رکھا۔ وہی بن عمون کا باپ ہے۔ جو اب تک موجود ہیں۔"

(کتاب پیدائش ۱۹: ۳۰ تا ۳۸)

تحقیق۔ (۱) جب بنی اسرائیل کنعان میں پہنچے تو موآبی اور عمونی اقوام ان کی سخت دشمن ثابت ہوئیں۔ پادری ڈملو لکھتے ہیں

"کچھ علماء اس کہانی کو عبرانیوں کی اپنے دو پڑوسیوں اور دشمنوں سے نفرت کا اظہار سمجھتے ہیں۔" (تفسیر بائبل صفحہ ۲۰ کالم ۲) یعنی لوطؑ کے سینکڑوں برس بعد یہودیوں نے موآبیوں اور عمونیوں کو ذلیل کرنے کے لئے یہ کہانی گھڑی تھی۔

(۲) انسائیکلوپیڈیا نے اس کیس کا نہایت گہرا اور دوٹوک مطالعہ کیا ہے لکھا ہے:۔ "اس حقیقت سے انکار تقریباً ناممکن ہے کہ پیدائش ۱۹: ۳۰-۳۸ کی کہانی بعد میں کسی نے سدوم کی تباہی کی کہانی کے ساتھ جوڑ دی تھی یہ یہودیوں کا کوئی مشہور قومی روایتی افسانہ نہیں تھا۔ لوطؑ کے پہلے قابلِ احترام تذکرہ کے ساتھ کوئی مطابقت نہیں رکھتی۔ جیسا کہ نوحؑ کی شراب نوشی کی داستان اس کی راستبازی کے انعام سے میل نہیں کھاتی۔"

یوں لگتا ہے کہ پہلا لوط (۱۹: ۳۰-۳۸) حوری تھا وہ لوطان کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے۔ جو شعیر حوری کا سب سے بڑا بیٹا تھا۔ (پیدائش ۳۶: ۲۰) وہ خود بھی حوری نامی بیٹے کا باپ تھا درس ۲۲) (ابراہام کے رشتہ دار) لوط کا کوئی اور نام معلوم ہوتا ہے۔ (جیسا کہ طوفان کی کہانی میں نوحؑ نے حنوک کی جگہ لے لی تھی) عین ممکن ہے۔ کہ اس تبدیلی کی بنیاد کتابت کی غلطی ہو۔ پیدائش ۱۱: ۲۷ کے مطابق حاران لوط کا باپ تھا۔ اب حاران کی وضاحت صرف یہ ہو سکتی ہے کہ یہ حاران یا حوران کا اختلاف قرأت ہے۔ کتاب پیدائش کے نسخہ ج ۵ کے بیان میں شائد وہ حوران ہی تھا جو اپنے مشترکہ آبائی وطن سے ابراہامؑ کے ساتھ تھا (عبرانی تلفظ)

غلطی سے بآسانی (عبرانی تلفظ) حوری لکھا جا سکتا تھا اور (عبرانی تلفظ) وطان یا لوط حوری کا ہم معنی سمجھا جا سکتا تھا۔ اس طرح موآب اور عمون کی ابتدا کی کہانی سدوم سے بچ نکلنے والے راست باز اور ابراہام کے رشتہ دار کی طرف منسوب کرنا قدرتی امر تھا۔ ادھر موآب اور عمون کی قومی داستان کے مطابق اصل جد امجد حوران عبرانی نہیں۔ لوط حوری تھا۔ یہ امر شک وشبہ سے بالاتر ہے کہ پیدائش ۱۹ : ۳۰-۳۸) کی کہانی نہ موابی اور عمونی ہے نہ ہی پہلے پہل اس نے عبرانیوں (قوم یہود کا ایک نام - اسلم) میں جنم لیا تھا۔ یہ موضوع افسانہ ہے جس کی بنیاد غلط فہمی ہے۔ اس کا مطلب موآبیوں اور عمونیوں کو لوط حوری کی اولاد بتانا ہے"

(انسائیکلوپیڈیا ببلیکا جلد اول کالم ۲۸۳۰)

(۳) یہودی انسائیکلوپیڈیا جلد ۸ کے صفحہ ۱۸۶ پہ ایک تصویر ہے لوط کی بیوی نمک کا ستون بنے کھڑی ہے۔ اس کی پشت لوط کی پشت کی طرف ہے۔ جو اپنی دو چھوٹی چھوٹی بچیوں کو ہاتھوں سے آگے لے جا رہا ہے۔ تصویر میں بچیاں جوان سال نظر نہیں آتی ہیں۔

اگر بائبل کے الفاظ پر ہی غور کیا جائے تو یہ قصہ من گھڑت اور غلط محسوس ہوگا۔

(ا) لوط کو ضغر سے نکلنے کی ضرورت نہیں تھی۔ کیونکہ اسی باب کے اکیسویں ورس میں خداوند کا وعدہ مرقوم ہے کہ وہ ضغر کو غارت نہیں کرے گا

(ب) باپ سے زناکاری کے لئے "زمین پر کوئی مرد نہیں" کی دلیل بودی اور بے وزن ہے۔ کیونکہ (نہ صرف) مرد (بلکہ پناہ) کی تلاش میں

باآسانی ابراہام کے پاس پہنچا جا سکتا تھا، جو دور ہرگز نہیں تھا۔ اپنے ڈیرے سے سدوم اور عمورہ کی تباہی سے اٹھنے والا دھواں دیکھ رہا تھا (۱۹ : ۲۸)

(ج) شراب تو پی ہوئی تھی لوط نے لیکن ہم آغوش ہو کر ہر ایک بیٹی نے نہ جانا کہ وہ کب لیٹی اور کب اٹھ بیٹھی؟

(د) اگر لوط نشے میں اس قدر مدہوش ہو چکا تھا۔ کہ وہ معقول کی حیثیت سے اپنی جنی ہوئی بیٹیوں کو بھی نہیں پہچان سکتا تھا۔ تو پھر اس نے یہ کام کیا ہی نہیں کیونکہ وظیفۂ جنسی ہوش و جوش کا فعل ہوتا ہے۔

۴ - داؤدؑ اور زنا کی تہمت

داؤدؑ شام کے وقت شاہی محل کی چھت پر ٹہل رہا تھا۔ کہ اس کی نظر ایک نہاتی ہوئی نہایت خوب صورت پڑوسن پر پڑ گئی۔ وہ حتی اوریاہ کی بیوی بت سبع تھی۔ داؤد نے اسے منگوا کر اس کے ساتھ زنا کیا اور ہر ممکن کوشش کی کہ وہ حمل اس کے خاوند کے ذمہ لگ جائے۔ ناکامی پر اوریاہ کو جنگ میں بھیج کر مروا دیا اور بت سبع کو اپنی باقاعدہ بیوی بنا لیا۔

(تفصیلات بائبل کی کتاب ۲۔ سموئیل ابواب ۱۱، ۱۲)

انسائیکلوپیڈیا ببلیکا میں لکھا ہے: "یہ ایک یقینی امر ہے کہ کتاب ۲ سموئیل ۱۱ : ۱ - ۱۲ تا ۱۲ : ۲۵ بعد کے الحاقات سے پاک نہیں ہے۔ عین ممکن ہے کہ کہانی کا انتہائی پرکشش حصہ کسی ایڈیٹر کے تصورات کا نتیجہ ہے۔"

(تفصیلات کالم ۱۰۳۲)

اس طرح بائبل میں حضرت داؤدؑ کا واقعہ زناکاری من گھڑت اور بے بنیاد ثابت ہوا۔ مسلمان اس قصہ کو غلط اور داؤدؑ نبی پر اتہام سمجھتے ہیں۔

یہوداہ اور زناکاری

یعقوبؑ کے ایک بیٹے کا نام یہوداہ تھا۔ اس کی بہو تمر بیوہ ہو گئی۔ تو یہوداہ نے کہا کہ میرا بیٹا سیلہ بالغ ہو گا تو تجھ سے بیاہ دوں گا۔ اب متعلقہ بیان پڑھیے:۔

"اور ایک عرصہ کے بعد ایسا ہوا کہ سوع کی بیٹی جو یہوداہ کی بیوی تھی مر گئی اور جب یہوداہ کو اس کا غم بھولا تو وہ اپنے عدلامی دوست حیرہ کے ساتھ اپنی بھیڑوں کی پشم کترنے والوں کے پاس تمنت کو گیا، اور تمر کو یہ خبر ملی کہ تیرا خسر اپنی بھیڑوں کی پشم کترنے کے لئے تمنت جا رہا ہے۔ تب اس نے اپنے رنڈاپے کے کپڑوں کو اتار پھینکا اور برقع اوڑھا اور اپنے آپ کو ڈھانکا اور عینیم کے پھاٹک کے برابر جو تمنت کی راہ پر ہے۔ جا بیٹھی۔ کیونکہ اس نے دیکھا کہ سیلا بالغ ہو گیا مگر یہ اس سے بیاہی نہیں گئی۔ یہوداہ نے اسے دیکھ کر سمجھا کہ کوئی کسبی ہے۔ کیونکہ اس نے اپنا منہ ڈھانک رکھا تھا۔ سو وہ راستہ سے اس کی طرف کو پھرا۔ اور اس سے کہنے لگا کہ ذرا مجھے اپنے ساتھ مباشرت کر لینے دے۔ کیونکہ اسے بالکل معلوم نہیں تھا۔ کہ وہ اس کی بہو ہے اس نے اس کے ساتھ مباشرت کی اور وہ اس سے حاملہ ہو گئی۔"

(پیدائش باب ۳۸)

تحقیق۔ انسائیکلوپیڈیا ببلیکا میں لکھا ہے "یہ کہانی کتاب روت ۴: ۱۲ میں روت کی بوعز کے شادی کے مقابلہ کی غرض بہم پہنچاتی ہے۔ عستارات دیوی کی کنعانی پیداوار ہے" (کالم ۱۰۹۸)

امنون کی زناکاری

داؤد بادشاہ کے دو بیٹے امنون اور ابی سلوم تھے۔ (بائبل کی کتاب ۲ سموئیل ۳ : ۲-۳) ابی سلوم کی ایک خوب صورت بہن تمر تھی۔ امنون کی باپ کی طرف سے سگی اور ماں کی طرف سے سوتیلی بہن تھی۔ امنون اس پر فریفتہ ہو گیا اور غم میں گھلنے لگا۔ اسے ایک استاد مسمی یونددب مل گیا۔ کتاب مقدس میں لکھا ہے :-

" سو امنون بیمار پڑ گیا اور اس نے بیماری کا بہانہ کر لیا۔ اور جب بادشاہ اس کو دیکھنے آیا تو امنون نے بادشاہ سے کہا۔ میری بہن تمر کو ذرا آنے دے کہ وہ میرے سامنے دو پوریاں بنائے تاکہ میں اس کے ہاتھ سے کھاؤں۔ سو داؤد نے تمر کے گھر کہلا بھیجا کہ تو ابھی اپنے بھائی امنون کے گھر جا اور اس کے لئے کھانا پکا۔ سو تمر اپنے بھائی امنون کے گھر گئی اور وہ بستر پر پڑا ہوا تھا۔ اور اس نے آٹا لیا اور گوندھا اور اس کے سامنے پوریاں بنائیں۔ اور ان کو پکایا اور توے کو لیا اور اس کے سامنے ان کو انڈیل دیا پر اس نے کھانے سے انکار کر دیا۔ تب امنون نے کہا کہ سب آدمیوں کو میرے پاس سے باہر کر دو۔ سو ہر ایک آدمی اس کے پاس سے چلا گیا۔ تب امنون نے تمر سے کہا کہ کھانا کوٹھڑی کے اندر لے آ تاکہ میں تیرے ہاتھ سے کھاؤں۔ سو تمر وہ پوریاں جو اس نے پکائی تھیں اٹھا کر ان کو کوٹھڑی میں اپنے بھائی امنون کے پاس لائی اور جب وہ ان کو اس کے نزدیک لے گئی کہ وہ کھائے تو اس نے اسے پکڑ لیا۔ اور اس سے کہا۔ اے میری بہن مجھ سے وصل کر۔ اس نے کہا نہیں میرے بھائی۔ میرے ساتھ جبر نہ کر۔ کیونکہ اسرائیلیوں میں کوئی ایسا کام نہیں

ہونا چاہیے تو ایسی حماقت نہ کر اور بھلا میں اپنی رسوائی کہاں لئے پھروں گی اور تو بھی اسرائیلیوں میں احمقوں کی طرح ایک کی مانند ٹھہرے گا۔ سو تو بادشاہ سے عرض کر کیونکہ وہ مجھ کو تجھ سے روک نہیں رکھے گا۔ لیکن اس نے اس کی بات نہ مانی اور چونکہ وہ اس سے زورآور تھا اس لئے اس نے اس کے ساتھ جبر کیا اور اس سے صحبت کی" (۲-سموئیل باب ۱۳)

تحقیق:- اِس تمر کا نام نہ صرف جنوں پریوں کی سی داستانوں سے متعلق ہے بلکہ اس سے اپنے نیم بھائی امنون کے زنا بالجبر کی تمام کہانی ہی فرضی داستان ہے۔ لوگوں نے کنعانی عستارات، تمر اور اس کے بھائی کے تعلقات کے بارے میں ایک قدیم داستان کو ایک گونہ تاریخی بیان کی شکل دے دی۔ (انسائیکلوپیڈیا ببلیکا کالم ۴۸۹۱)

عستارات بابل کی دیوی تھی۔ جنسی جذبہ کی سرپرست تھی۔ لبنان کے شہر افاکا میں اس کا خاص تہوار منایا جاتا تھا۔ جس میں اتنی شرمناک حرکات کی جاتی تھیں کہ رومی بادشاہ کنسٹنٹائن اعظم نے اس عبادت کو حکماً بند کر دیا اس قسم کی ناپاک رسومات یہودیوں میں بھی سرایت کر آئی تھیں۔

(تفصیلات ڈملو کی تفسیر صفحہ xxxviii کالم ۲)

پادری یوحنا خان لکھتے ہیں "عستارات یا عستاراتی جو عشق کی دیوی تھی مقدس درخت کی شکل میں اپنی شبیہ کی جھلک دکھاتی اور درختوں کی گھنی جگہوں میں پوجی جاتی تھی۔ بدترین نفسانی اور شہوانی ناپاکیاں عبادت کا جزو تھیں۔ عستارات ان جھوٹے دیوتاؤں میں سے ایک تھی جنہیں سلیمان نے اختیار کیا

(جغرافیہ بائبل مصنفہ پادری یوحنا خان سابق پروفیسر مدرسہ علم الٰہی سہارنپور مطبوعہ ۱۹۱۳ء صفحہ ۱۲۰)

حضرت سلیمانؑ اور بت پرستی

سلیمانؑ پر بت پرستی کے الزام کا بیان یوں ہے :-

"اور سلیمان بادشاہ فرعون کی بیٹی کے علاوہ بہت سی اجنبی عورتوں سے یعنی موآبی، عمونی، ادومی، صیدانی اور حتی عورتوں سے محبت کرنے لگا۔ یہ ان قوموں کی تھیں۔ جن کی بابت خداوند نے بنی اسرائیل سے کہا تھا کہ تم ان کے بیچ نہ جانا اور نہ وہ تمہارے بیچ آئیں۔ کیونکہ وہ ضرور تمہارے دلوں کو اپنے دیوتاؤں کی طرف مائل کر لیں گی۔ سلیمان ان ہی کے عشق کا دم بھرنے لگا۔ اور اس کے پاس سات سو شہزادیاں اس کی بیویاں اور تین سو حرمیں تھیں۔ اور اس کی بیویوں نے اس کے دل کو پھیر دیا۔ کیونکہ جب سلیمانؑ بڈھا ہو گیا تو اس کی بیویوں نے اس کے دل کو غیر معبودوں کی طرف مائل کر لیا۔ اور اس کا دل خداوند اپنے خدا کے ساتھ کامل نہ رہا۔ جیسا اس کے باپ داؤدؑ کا دل تھا۔ کیونکہ سلیمانؑ صیدانیوں کی دیوی عستارات اور عمونیوں کے نفرتی ملکوم کی پیروی کرنے لگا۔ اور سلیمان نے خداوند کے آگے بدی کی۔ اور اس نے خداوند کی پوری پیروی نہ کی۔ جیسی اس کے باپ داؤدؑ نے کی تھی۔ پھر سلیمانؑ نے موآبیوں کے نفرتی کموس کے لئے اس پہاڑ پر۔ جو یروشلم کے سامنے ہے اور بنی عمون کے نفرتی مولک کے لئے بلند مقام بنا دیا۔ اس نے ایسا ہی اپنی سب بیویوں کی خاطر کیا۔ جو اپنے دیوتاؤں کے حضور بخور جلاتی اور قربانیاں گزرانتی تھیں

(بائبل کی کتاب ۱۔ سلاطین ۱۱ : ۱ — ۸)

تحقیق :۔ اس پر برٹینیکا کا تبصرہ مندرجہ ذیل ہے :۔

"سلیمانؑ کا حیران کن حرم سات سو شہزادیاں اور تین سو حرمیں ۔۔۔ کتاب ۱۔ سلاطین کا بیان بلاشک عام روایت کی مبالغہ آرائی ہے۔"

(انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا مطبوعہ ۱۹۷۴ء جلد ۱۷ صفحہ ۱۰۴۴ کالم ۲)

(۲) ببلیکا کی فاضلانہ تحقیقات قابل مطالعہ ہیں :۔

"کیا وہ ایک مشرک تھا؟ کیا اس نے غیر ملکی دیوتاؤں کی پرستش کی سرپرستی کی؟ کتاب ۱۔ سلاطین ۱۱: ۱۔۸ اس سوال کا جواب مثبت دیتی ہے۔ یہ امر یونانی ترجمہ کے متن اور مسورآہی متن دونوں سے واضح ہے۔ کہ بعد کے مصنفین نے کسی مذہبی مقصد کے لئے اصل متن کو پھیلا دیا۔ اس میں بدنیتی کا کوئی ہاتھ نہیں تھا۔ بعد کے مصنفین تاریخ کو کسی بنیادی اصول کی روشنی میں دوبارہ لکھتے ہیں اور ان کا طرزِ عمل اصل سے زیادہ چونکا دینے والا معلوم ہوتا ہے۔ اصل بیان شاید ۱۱: ۷ تھا کہ پھر سلیمانؑ نے کموس اور جراحیل کے دیوتاؤں کے لئے ایک عبادت گاہ تعمیر کی ۔

اس درس کے حاشیہ میں کئی تشریحات درج کی گئیں اور ایڈیٹر یا ایڈیٹران نے متن میں داخل کر دیں۔ حتیٰ کہ تحریف نے "کوشم کے دیوتا" کو "مواب کے نفرتی کموس" اور "جیر احیل" کو "بن عمون کے نفرتی اسولک" میں تبدیل کر دیا۔ پہلے درس میں جیر احمیل مصری رہو بوتھی۔ موآبی، عمونی، ادومی (جو کہ جیر احیل کی آرامی قرائت ہے۔ صیدونی اور حتی بن گئے۔ تیسرے درس میں اسماعیلی شہزادیاں "سات سو شہزادیاں" بن گئیں، اور اسماعیلی حریں "تین سو حرموں" میں تبدیل ہو گئیں۔

یہ تو مانا جا سکتا ہے کہ سلیمان کی اسرائیلی اور غیر اسرائیلی متعدد بیویاں

تھیں۔ لیکن اس نے ان سب کے لئے قربان گاہیں نہیں بنائی تھیں۔ نہ ہی اس نے اپنی بیویوں کے دیوتاؤں کی پوجا کو یہوواہ (خدا کے لئے خاص یہودی اصطلاح۔ اسلم) کی پوجا کے ساتھ ملایا تھا۔ وہ اسی ملک میں یہوواہ کی خدائی سے انکار نہیں کر سکتا تھا۔ جو یہوواہ کی میراث تھی۔ یونانی ترجمہ کا سلیمانؑ کو غیر ملکی دیوتاؤں کے آگے "بخور جلاتے اور قربانیاں چڑھاتے" دکھانا تحریف و تصریف ہے۔ اس اولوالعزم اور نفس کش پرہیزگار بادشاہ، جس کا حال ہم کتاب ۱۔ سلاطین ۸ : ۴۱-۶۱ میں پڑھتے ہیں، کے بارے میں یہ بات قطعاً ناقابل تصور ہے۔

یہ امر شک و شبہ سے بالا تر ہے اور جیسا کہ تمام تر دانائیوں کا تقاضا تھا۔ اور اس کے جابرانہ رجحانات ساتھ دیتے تھے وہ یہوواہ کا وفادار پجاری تھا"

(انسائیکلوپیڈیا ببلیکا مطبوعہ ۱۹۰۷ء جلد چہارم کالم ۴۶۸۴)

ہم حق تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے اپنے تحقیقی مطالعہ کو کتاب زبور کے ان الفاظ پہ ختم کرتے ہیں "تیری شہادتیں عجیب ہیں۔ اسی لئے میرا دل ان کو مانتا ہے۔ تیری باتوں کی تشریح نور بخشتی ہے۔ وہ سادہ دلوں کو عقلمند بناتی ہے۔ میں خوب منہ کھول کر ہانپتا رہا کیونکہ میں تیرے فرمان کا مشتاق تھا۔ میری طرف توجہ کر اور مجھ پہ رحم فرما جیسا تیرے نام سے محبت رکھنے والوں کا حق ہے۔"

(زبور ۱۱۹ : ۱۲۹ تا ۱۳۲)

۳- بائبل کے بیانات کی صحت

بائبل میں یہودیوں کے انبیاء اور آباؤاجداد کے بارے الزامات پر مشتمل بیانات ناقابلِ اعتبار، جعلی، الحاقی، موضوع، من گھڑت اور کتابت کی غلطیوں پر مبنی ہیں۔ مزید عرض ہے کہ ساری کی ساری بائبل کا پایۂ اعتبار بھی مذکورہ بیانات کی حیثیت سے کچھ زیادہ مختلف نہیں ہے۔ چند مشاہیر علماء کی تحقیقات تحریر خدمت ہیں:۔

۱- پروفیسر جانسن کونیک ٹی کٹ کالج (امریکہ) میں شعبہ مطالعہ مذاہب کے چیئرمین آر فرانسس جانسن لکھتے ہیں:۔ "مدتوں قارئین کا اس امر پر اختلاف رہا ہے کہ بائبل کے حصّوں کا مطلب کس طرح سمجھا جائے۔ کچھ لوگوں کا ایمان ہے کہ بائبل میں مذکور ہر واقعہ بالکل ایسے ہی ہوا۔ جیسا کہ بائبل کہتی ہے۔ دوسرے لوگ محسوس کرتے ہیں کہ بائبل کے بہت سے واقعات مذہبی ایمان کی نشانیوں کے طور پر پڑھے جانے چاہئیں۔ فی زمانہ بہت سارے علماء بائبل کو زیادہ تر ایمان کا اظہار خیال کرتے ہیں۔

(THE WORLD BOOK ENCYCLOPEDIA: 1979 VOL 2, P. 222a. col 1)

۲- پروفیسر برس:۔ ڈی پال یونیورسٹی شکاگو کے پروفیسر بروس واوٹر لکھتے ہیں:۔ "یہ امر شک وشبہ سے بالاتر

ہے کہ کتاب پیدائش میں مذکورہ تاریخ موضوع ہے۔ من گھڑت ہے پھر سے درست کر کے لکھی گئی ہے۔ پیدائش کی کہانی صراحتاً محض ایک داستان ہے۔۔۔۔ یہ کہانی تخلیق کائنات کے بارے سائنسی معلومات اور قوانین قدرت سے تقریباً مکمل لاعلمی کی صورت میں لکھی گئی تھی۔ باغ عدن (جہاں آدمؑ اور حواؑ کے ممنوعہ پھل کھانے کا واقعہ پیش آیا ۔۔ اسلم) مرد اور عورت کی کہانی منتشر کر دینا کا جواز مہیا کرنے کے لئے ایک فرضی داستان ہے۔ طوفان (نوحؑ ۔۔ اسلم) سے پہلے اور بعد بزرگان ہیوو کی طویل عمریں ماضی کا خلا پُر کرنے کے لئے منسوب کی گئی ہیں۔ طوفان کی کہانی بابلیوں (اہل بابل میں بھی طوفانِ نوحؑ قسم کی داستان مروج تھی ۔ اسلم) سے بہت مشابہ ہے۔ تاہم اس کی جو شکل بائبل میں بیان کی گئی ہے، لفظی طور پر واقعتہً ایسا ناممکن ہے یہ دنیا کا ایک غیر حقیقی تصور پیش کرتی ہے" (ENCYCLOPEDIA AMERICANA 1983, VOL. 12. P. 393, COL. 1)

" بزرگوں کی کہانیوں میں سے کسی بھی کہانی کے سچی ہونے کی ضمانت دینا ممکن نہیں ہے۔"

" علم تاریخ کی کسوٹی پر پرکھا جائے تو موسیٰ کا وجود بمشکل ہی تسلیم کیا جا سکتا ہے۔" (ایضاً)

۳۔ ڈاکٹر گور: ڈاکٹر گور لکھتے ہیں۔ ہمارا ایمان بائبل میں اس درجہ بڑھ گیا۔ کہ ہم ماننے لگے کہ اس کا ہر ایک بیان صحیح ہے۔ ان ایام میں اس ایمان کو بڑا دھکا لگا ہے۔ صرف یہی نہیں کہ سائنس نے ناممکن کر دیا ہے۔ کہ ہم مانیں کہ دنیا کی یا ہماری نسل کی بائبل کے بیان کے

مطابق پیدائش ہوئی۔ صرف یہی نہیں کہ اسرائیلیوں کی مذہبی رسوم اور باتیں دوسری قوموں میں بھی پائی جاتی معلوم ہو گئی ہیں۔ صرف یہی نہیں کہ پرانے عہد نامہ کی تاریخی باتیں اب محض کہانیاں ثابت ہو گئی ہیں۔ بلکہ نکتہ چینی نے یہاں تک حملہ کیا ہے۔ اور یہاں تک نئے عہد نامہ (بائبل کی خاص مسیحی کتب جنہیں یہودی سچی نہیں مانتے۔ اسلم) کی تحلیل کر رہی ہے کہ ہمارے نجات دینے والے (مسیح۔ اسلم) کی شخصیت پر بھی شک کیا جا رہا ہے۔ اس قسم کی تباہ کن نکتہ چینی کا آغاز جرمنی سے ہوا۔ اور اس کی تائید کرنے والے فرانس اور انگلستان (اور اب امریکہ۔ اسلم) میں بھی موجود ہیں۔ بہت سے عالموں نے بلکہ پادریوں اور الٰہیات کے پروفیسروں نے نئے عہد نامہ کے بارے میں ایسے مضامین لکھے ہیں جن سے سادہ لوح لوگ خیال کرنے لگ گئے ہیں۔ کہ ان سے ہمارے مذہب کی بنیاد ہل گئی ہے۔ اور وہ شک اور گڑبڑ میں پڑ گئے ہیں اس طور پر بائبل پر مذکورہ بالا قسم کے ایمان کو بڑا دھکا لگا ہے۔ عام طور پر لوگ یہ سمجھتے ہیں۔ کہ بائبل کی نسبت یہ ثابت ہو گیا ہے کہ وہ سچی کتاب نہیں ہے۔

اس میں شک نہیں کہ رومن کیتھولکوں کے ایمان کے مقابلہ ہمارے اور دیگر پراٹسٹنٹوں کے بہت کم نقصان پہنچا ہے۔ کیونکہ عملاً ان کی بائبل سے دلچسپی اور واقفیت کم تھی۔ کیونکہ ان کے ایمان کا کلیسیا کے صحیح ہونے پر حصر تھا۔ مسیحی ایمان کا حصر (انحصار۔ اسلم) کلیسیا (مسیحی امت۔ اسلم) پر ہونا چاہیئے۔ نہ محض بائبل کی کتابوں پر کلیسیا کو مقدم رکھنا چاہیئے۔ کیونکہ حقیقت یہی ہے۔ کہ کلیسیا

موجود تھی۔ پہلے اور پیشتر اس کے کہ کتابیں لکھی گئیں۔ کلیسیا نے ایمان پر گواہی دی۔ ابتدائی مسیحی کتابیں یعنی مقدس پولوس کے خطوط خود اس بات کا ثبوت ہیں کہ کلیسیائیں ان سے پہلے موجود تھیں"۔

مزید لکھا ہے: "یہ صاف ہے کہ پیدائش، باغ عدن، آدم کے گناہ کرنے اور طوفان کے بیان میں سائنس کی صحت نہیں مل سکتی۔ یہ ویسی ہی کہانیاں ہیں۔ جیسے کہ پرانے زمانے کے لوگ دنیا کی پیدائش کے بارے میں بنا لیا کرتے تھے۔ اور اسرائیلی لوگوں نے بھی دوسرے لوگوں کی طرح ایسی کہانیاں بنائیں"۔

(مسائل کلیسیا مصنفہ ڈاکٹر گور ترجمہ جلال الدین عنبر تحصیلدار شائع کردہ کرسچن نالج سوسائٹی لاہور مطبوعہ ۱۹۲۷ء صفحات ۹۵، ۹۶، ۱۰۶)

۴۔ پادری منیلی پادری منیلی نصیحت فرماتے ہیں:۔

"ہمارے علم کی روشنی میں یہ موزوں نہ ہوگا۔ کہ ہم قدیم انسان کی ان باقی ماندہ اشیاء اور بکھرے ہوئے نقوش کے نتائج سے کوئی نظریہ قائم کریں۔ "زمانہ سنگ صیقلی" اور زمانہ "سنگ تراشیدہ" کی مدتوں کے بارے میں کوئی قیاس آرائی کریں اور نہ ہی یہ کوئی عقل مندی کی بات ہوگی۔ کہ کسی خاص لفظی یا کسی اور قسم کی تشریح پر زور دیں۔ یا پیدائش کے شجرہ ہائے نسب کے متعلق بحث کریں"۔

(صفحہ ۱۲۲)

تائید مزید بھی پڑھیئے: "پرانے عہد نامہ کو پڑھتے وقت اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ یہ نئے عہد نامہ سے اس بات میں مختلف ہے

کہ یہ نامکمل اور عارضی تیاری کے لئے تھا۔"

(ہماری کتب مقدسہ مصنفہ پادری جی ٹی منیلی ایم۔اے ترجمہ پروفیسر جے ایس امام دین اور مسز کے ایل ناصر مطبوعہ ۱۹۸۱ء صفحہ ۳۳)

۵۔ فادر پروڈنٹ

ریورنڈ فادر پروڈنٹ لکھتے ہیں:۔

"مسیحی تعلیم معلوم کرنے کے لئے بائبل کا پہلا اور بڑا حصہ یعنی پرانا عہدنامہ قریباً بے کار ہے۔ کیونکہ اس میں مسیحی تعلیم کا بیان نہیں۔ لیکن یہودی مذہب کا بیان ملتا ہے بے شک یہودی مذہب بھی خدا کی طرف سے تھا۔ لیکن وہ ادھورا اور کمزور ہونے کے باعث منسوخ ہوگیا۔"

(انتظام نجات مصنفہ ریورنڈ فادر پروڈنٹ او ایف ایم کیپ مطبوعہ ۱۹۵۸ء صفحہ ۷۴)

۶۔ پروفیسر گنتھر بارن کم

مسیح کی تعلیم اور زندگی کے بارے معلومات کا ماخذ اناجیل اربعہ ہیں

(ریوپرٹ چارلس یونیورسٹی آف ہیڈل برگ میں مطالعہ عہد جدید کے فاضل پروفیسر گنتھر بارن کم رقمطراز ہیں:۔

"مسیح کے بارے میں ابتدائی کلیسیا کے ایمان میں مروجہ مذہبی خیالات اور پہلے سے قائم مفروضات کی وجہ سے یقین کے ساتھ مسیح کی زندگی کے مصدقہ حالات لکھنا مشکل ہے۔"

(ENCYCLOPAEDIA BRITTANICA: 1974 vol 10, P. 145. COL. 1)

۷۔ مشنری نہلز :- کیپ ٹاؤن جنوبی افریقہ میں کام کرنے والے مشنری گرہارڈ نہلز نے تو حد ہی کردی ۔ ان کے نزدیک عہد نامہ عتیق پرکاہ کے برابر بھی اہمیت نہیں رکھتا۔ "بائبل کیسے ہم تک پہنچی" کے زیر عنوان صرف خاص مسیحی کتب مقدسہ کے انتخاب وغیرہ پر ہی بحث کرتے ہیں۔ اور پرانے عہد نامہ کا ذکر تک نہیں کیا ہے۔ اس میں یہ بتا کر کہ کلیسیاؤں نے ان کتابوں کو چنا تھا۔ لکھتے ہیں :-

"ہم اب بھی ان سے اتفاق یا اختلاف کرنے کی پوزیشن میں ہیں"

(CHRISTIANS ANSWER MUSLIMS
BY GERHARD NEHLS 1980, P118)

یعنی فی زمانہ بھی مسیحی علماء کی کوئی کونسل کوئی کتاب بائبل میں داخل کرنے یا اس میں سے نکال دینے کا اختیار رکھتی ہے۔

۸۔ پروفیسر سارنا۔ مطالعہ بائبل کے ایک امریکی پروفیسر ناحوم ایم سارنا رقمطراز ہیں۔

"بلا ارادہ اور جان بوجھ کر تبدیلی کرنے اور ایسی تبدیلی جو سارے نسخے کا متن متاثر کر کے رکھ دے، کا امکان ہمیشہ موجود تھا۔ فی الحقیقت ایسا ہونے کی شہادت بہت معقول اور بہتیری ہے۔

(انسائیکلوپیڈیا برٹینکا مطبوعہ ۱۹۷۴ء جلد ۲ صفحہ ۸۸۴ کالم ۱)

مختلف ترجموں اور مسودوں کے اختلافات اور تبدیلیوں کے معلومہ اسباب کی روشنی میں بائبل کے کسی پیراگراف کا اصل متن حاصل کرنے کی کوشش کے ضمن میں ہے۔ خصوصاً اس صورت میں جبکہ پیراگراف ناقابلِ فہم ہو۔ یہ حقیقت ذہن نشین کر لینی چاہیئے۔ کہ دوبارہ حصول لازمی طور پر اصل متن کے ضیاع کے ناقابلِ تلافی نقصان کی وجہ سے ظنی، تخمینی اور چاروناچار آزمائشی ہوگا۔ (ایضاً صفحہ ۸۸۵ ک ا)

واضح ہو کہ پادری برکت اللہ کا یہ قول بائبل کی تمام کتابوں کے اصل متن کے بارے میں صادق آتا ہے۔ کہ

"حوادثِ زمانہ کے ہاتھوں وہ نسخے نہ بچ سکتے تھے اور نہ بچے۔"

(صحت کتب مقدسہ مطبوعہ ۱۹۵۲ء صفحہ ۱۲۵)

مسیحیت کو معلوم کرنیکیلئے ذیل کی کتابوں سے استفادہ کیجئے

۱- توحید و تثلیث	.. ..	۲ روپے
۲ مناظرہ کفارہ	.. ..	۲ "
۳- قرآن مجید اور انجیل جدید	.. ..	۲ "
۴- حقیقتِ مسیحیت	.. ..	۴ روپے
۵- ڈھول کا پول	.. ..	۲ "

اسلامی مشن سنّت نگر۔ لاہور

اصلی انجیل صرف برنباس کی انجیل ہے

۱۹۷۹ء

پاکستان کے عیسائیوں نے بذریعہ اپنے ماہوار رسالہ "کلام حق" گوجرانوالہ جولائی اعلان کر دیا کہ "ہمارا یہ ایمان نہیں کہ حضرت مسیح پر کوئی انجیل نازل ہوئی بمروجہ چاروں اناجیل کو حضرت عیسیٰؑ کے بعد انکے حواریوں نے بذریعہ روح القدس لکھا۔ اسطرح اُنہوں نے چاروں انجیلوں کا حضرت مسیح پر نازل ہونے سے انکار کر دیا ہے۔ اب دنیا میں صرف اصل انجیل باقی رہ گئی ہے جس کا اصل نسخہ یورپ کے ملک آسٹریا کے حکومت وی آنا کی رائل لائبریری میں لاطینی زبان میں موجود ہے۔ وہاں سے اس کا انگریزی میں پھر عربی میں اور پھر اردو میں ترجمہ ہوا۔

عیسائی اس لئے اس کو متروک قرار دیتے ہیں۔ کہ اس میں نبی آخر الزماں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق بندرہ مقامات پر صریح الفاظ میں اسم مبارک محمدؐ آیا ہے۔ اور آپؐ کے متعلق پیشگوئیاں آئی ہیں۔ اگر عیسائی اسے تسلیم کریں تو ان کا موجودہ مذہب قائم نہیں رہ سکتا۔ اس لئے تمام مذاہب کے علی الخصوص مسلمانوں کیلئے ضروری ہے کہ اس مقدس صحیفہ کو حاصل کریں۔ اور عیسائیت کی اصلیت اور آنحضورؐ کے اصل مقام کا جو حضرت مسیحؑ کو بذریعہ الہام معلوم ہوا تھا، پتہ چلائیں۔ قیمت مجلد فی کتاب -/5 روپے جلد طلب کیجئے۔ کیونکہ تھوڑے سے نسخے باقی رہ گئے ہیں۔

ملنے کا پتہ :- اسلامی مشن سنت نگر لاہور